171053 ـ باپ مہر ادا کرنے سے عاجز ہو تو کیا بیٹا اپنے باپ کا مہر ادا کر سکتا ہے ؟

سوال

کچھ اسباب کی بنا پر میرے والد صاحب میری والدہ کی ابھی تك مہر ادا نہیں کر سکے، اور اب والد صاحب کوئی کام کاج بھی نہیں کرتے کیونکہ ریٹائر ہو چکے ہیں، تو کیا میں اپنے والد صاحب کو کچھ رقم دے سکتا ہوں تا کہ وہ میری والدہ کو مہر ادا کر دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پہلی بات تو یہ ہے کہ مہر بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے جب خاوند بیوی کے لیے مہر مقرر کر دے اور پھر وہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ باقی قرض کی طرح خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنی مرضی سے خاوند کو مہر معاف کر دیتی ہے تو پھر خاوند بری الذمہ ہو جائیگا، کیونکہ یہ عورت کا حق تھا اور اس نے اپنا حق ساقط کر دیا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب عورت مہر لینے کے بعد خاوند کو اپنا سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو اس کے لیے اپنے مال میں ایسا کرنا جائز اور صحیح ہے، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

الا یہ کہ وہ اسے معاف کر دیں .

یعنی بیویاں معاف کر دیں.

اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4). ... انتہی

ماخوذ از: المغنی ابن قدامہ (7 / 196).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا مہر قرض شمار ہوتا جس کی ادائیگی کرنا واجب ہے یا قرض شمار نہیں ہوتا ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" بیوی کے لیے جو مہر مقرر کیا گیا ہے وہ رخصتی و دخول یا وفات کی صورت میں مکمل ادا کرنا واجب ہے، اور اگر دخول و رخصتی سے قبل عورت کو طلاق دی جائے تو مہر مقررہ کا نصف عورت کو دیا جائیگا.

دونوں حالتوں میں ہی عورت کے لیے جو مہر واجب ہے وہ خاوند کے ذمہ قرض ہے اس کی ادائیگی واجب ہے، الا یہ کہ عورت اپنی رضامندی و خوشی سے سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو یہ ساقط ہو جائیگا.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر تم انہیں چھونے (دخول و رخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف انہیں دیا جائیگا، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کر دیں، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے، اور تم معاف کر دو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، اور بے شك اللہ اس کو جو تم کر رہے خوب دیکھنے والا ہے البقرۃ (237).

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے:

اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہو جائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4). انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن سلیمان بن منیع.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (19 / 57).

دوسری بات یہ ہے کہ:

بیٹے کے لیے اپنے باپ کا قرض ادا کرنا جائز ہے، چاہے وہ مہر ہو یا قرض... چاہے والد کام کاج سے عاجز ہو یا غیر عاجز لیکن اگر عاجز ہو تو پھر اس حالت میں بیٹی کے اس کا قرض زکاۃ سے بھی ادا کرنا جائز ہوگا.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (39175) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .